فون نمبر ۹۴ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ عَسیٰ اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: روشن دین تنویر
یوم پنجشنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۱۴ وفا ۱۳۴۵ ہش ۲۴ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ ۱۴ جولائی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۶۱

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محض ترکِ شر سے انسان کامل نہیں بن سکتا

انسان کیلئے لازم ہے کہ افاضۂ خیر کا پہلو اختیار کرے یعنی دوسروں کو نفع بھی پہنچائے

"انسان کیلئے دو باتیں ضروری ہیں۔ بدی سے بچے اور نیکی کی طرف دوڑے اور نیکی کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک ترکِ شر اور دوسرا افاضۂ خیر۔ ترکِ شر سے انسان کامل نہیں بن سکتا جب تک اس کے ساتھ افاضۂ خیر نہ ہو یعنی دوسروں کو نفع بھی پہنچائے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ کس قدر تبدیلی کی ہے اور یہ مدارج تب حاصل ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفات پر ایمان ہو اور ان کا علم ہو۔ جب تک یہ بات نہ ہو انسان بدیوں سے بھی بچ نہیں سکتا دوسروں کو نفع پہنچانا تو بڑی بات ہے۔ بادشاہوں کے رعب اور تعزیرات ہند سے بھی تو ایک حد تک ڈرتے ہیں اور بہت سے لوگ ہیں جو قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے پھر کیوں احکم الحاکمین کے قوانین کی خلاف ورزی میں دلیری پیدا ہوتی ہے۔ کیا اس کی کوئی اور وجہ ہے بجز اس کے کہ اس پر ایمان نہیں ہے؟ یہی ایک باعث ہے۔

الغرض بدیوں سے بچنے کا مرحلہ تب طے ہوتا ہے جب خدا پر ایمان ہو۔ پھر دوسرا مرحلہ یہ ہونا چاہیئے کہ ان راہوں کی تلاش کرے جو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں نے اختیار کیں۔ وہ ایک ہی راہ ہے جس پر راستباز اور برگزیدہ انسان دنیا میں چلکر خدا تعالیٰ کے فیض سے فیضیاب ہوئے۔ اس راہ کا پتہ یوں لگتا ہے کہ انسان معلوم کرے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ پہلا مرحلہ بدیوں سے بچنے کا تو خدا تعالیٰ کی جلالی صفات کی تجلّی سے حاصل ہوتا ہے کہ وہ بدکاروں کا دشمن ہے۔

اور دوسرا نمبر خدا تعالیٰ کی جمالی تجلّی سے ملتا ہے۔ اور آخر یہی ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے قوت اور طاقت نہ ملے جس کو اسلامی اصطلاح کے موافق روح القدس کہتے ہیں کچھ بھی نہیں ہوتا ہے۔ یہ ایک قوت ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے اس کے نزول کے ساتھ ہی دل میں ایک سکینت آتی ہے اور طبیعت میں نیکی کے ساتھ ایک محبت اور پیار پیدا ہو جاتا ہے۔" (الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۱ء)

اخبار احمدیہ

٥— مری پرز ۱۲ جولائی بوقت ۱۰½ بجے شب۔ بذریعہ فون۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"پھوڑوں کی تکلیف تو ہے ویسے عام صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے حرارت وغیرہ بھی نہیں ہے۔"

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

٥— ربوہ ۱۳ جولائی۔ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب بسرا واقف "وقف عارضی" کو امیر وفد کی حیثیت سے کھاریاں بھجوایا گیا تھا۔ وہاں آپ اچانک بیمار ہو گئے آپ بوجہ بیماری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ احباب سے آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار ابو العطاء نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

٥— محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب امیر جماعت احمدیہ کیمبل پور بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (مرزا مظفر احمد دار الصدر غربی ربوہ)

٥— شکاگو (امریکہ) محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس نے شکاگو سے اطلاع دی ہے کہ ان کے چھوٹے بھائی عزیز فلاح الدین شمس پاکستان سے ان کے پاس بخیر و عافیت شکاگو پہنچ گئے ہیں۔

حضرت سیدہ اُم مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۳ جولائی۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"طبیعت کل کی نسبت کچھ بہتر ہے۔ کل ٹمپریچر ۹۹ تھا۔ اس وقت نارمل ہے۔ لیکن خون میں انفکشن ابھی تک دور نہیں ہوئی۔ کمزوری بدستور ہے۔ اور بے چینی کی تکلیف بھی چل رہی ہے نیند بہت کم آتی ہے۔ مکرم ڈاکٹر صادق صاحب معائنہ کے لئے آج لاہور سے ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۶۶ء

اللہ تعالیٰ کا گھر آباد کرنے والے

ایک عرصہ کا واقعہ ہے کہ ایک مشہور شہر میں احمدیوں اور غیر احمدیوں میں ایک مسجد کی ملکیت کے متعلق تنازعہ تھا۔ معاملہ عدالت میں تھا۔ تاریخ پر بہت سے غیر احمدی دوست مقدمہ کی کارروائی دیکھنے کے لئے عدالت کے سامنے جمع تھے۔ ایک غیر احمدی دوست جو ذرا ظریف الطبع واقع ہوئے تھے اچانک کھڑے ہو گئے۔ اور پنجابی میں تقریر کرنے لگے اور بڑے زور سے بولے کہ ہم ہرگز مرزائیوں کے پاس مسجد نہیں رہنے دینگے خواہ کچھ بھی ہو جائے۔ اس پر تمام حاضرین اُس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ مقرر صاحب فرما رہے تھے۔

دیکھو یارو اندھیر تھا کہ ہم کس طرح مسجد مرزائیوں کے پاس رہنے دیں۔ شاہی زمانے کی بنی ہوئی ہے۔ اور جب تک ہمارے پاس رہی ہے اس کا فرش اسی طرح نیا کا نیا چلا آ رہا تھا۔ جیسے کہ ابھی ابھی تیار ہوئی ہو۔ سو ڈیڑھ سو سال میں ذرا بھی خراب نہیں ہوئی تھی۔ مگر جب سے مرزائیوں نے اس پر قبضہ جمایا ہے۔ دو تین سال ہی میں نمازیں پڑھ پڑھ کر فرش کی دھجیاں اڑا دی ہیں ایسے ہم ہرگز ان کے پاس نہیں رہنے دیں گے۔

یہ سنکر سامعین مقرر پر ٹوٹ پڑے اور اس نے بھاگ کر جان بچائی

یہ بات آج اس وجہ سے یاد آئی کہ نام نہاد اسلامی جماعت کے آرگن ہفت روزہ ایشیا ۱۰/۷/۶۶ کے پہلے صفحہ پر مندرجہ ذیل نہایت نمایاں طور پر شائع کی گیا ہے۔

"اللہ کے گھر وہ آباد کرتے ہیں — جو

★ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں

★ اور یوم آخرت پر

★ نماز قائم کرتے ہیں

★ اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔"

جو لوگ اللہ کے گھر یعنی مسجدیں آباد کرتے ہیں وہ لوگ ہی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور یوم آخرت پر بھی اور وہی نمازیں پڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔

آج مشرقی پنجاب میں ایک سرے سے دوسرے تک چلے جائیے مگر سوائے قادیان دارالامان کے آپ کو شاید ہی کوئی ایسا مقام نظر آئے جہاں سے پانچ وقت اذان بلند ہوتی ہو۔ حالانکہ اس علاقے میں پہلے لاکھوں مسلمان کہلانے والے موجود تھے جن میں نام نہاد جماعت اسلامی کے امیر۔ مولوی مودودی صاحب نے تو پٹھانکوٹ کے ایک گاؤں میں اسلام آباد بنا رکھا تھا۔ حالانکہ آج وہاں مسجد کو آباد کرنا تو کیا اسلامی جماعت کا ایک فرد بھی مساجد پر توجہ کرنے والا موجود نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان میں آج بھی احمدی نمازیں پڑھتے زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اسی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ایمان ایمان میں کیا فرق ہوتا ہے۔

ہمیں نام نہاد جماعت اسلامی کے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت نہ تھی مگر افسوس ہے کہ ہفت روزہ ایشیا نے اپنی اشاعت ۲۶/۶/۶۶ میں دیدہ دانستہ جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کے لئے غلط بیانیاں اور غلط فہمیاں شائع کی ہیں۔ چنانچہ ۲۶/۶/۶۶ کے پرچہ میں پہلے صفحہ پر "اسرائیل میں قادیانی مشن" کے زیر عنوان ایک رپورٹ کا حوالہ نقل کیا ہے۔ اگر "ایشیا" میں کچھ بھی دیانت ہوتی تو وہ اسی حوالہ سے ہی حقیقت حال معلوم کر سکتا تھا۔ اس میں الفاظ حسب ذیل موجود ہیں۔

"In many ways this Ahmadiyya mission has been deeply affected by the partition of what formerly was called Palestine"

اس کا ترجمہ ایشیا نے یہ کیا ہے

احمدیہ مشن سابق فلسطین کی تقسیم سے کئی طرح متاثر ہوا ہے۔ اس فقرہ سے ظاہر ہے مشن فلسطین میں قائم کیا گیا تھا اور تقسیم کے بعد وہ اسرائیل میں آیا۔

پھر اس فقرہ سے یہ بھی واضح ہے کہ جب سے اسرائیل معرض وجود میں آیا ہے یہ مشن نہایت متاثر ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے۔ کہ یہ مشن ربوہ سے کٹ گیا ہے کیونکہ نہ تو یہاں سے وہاں اب کوئی مبلغ بھیجا جا سکتا ہے۔ اور نہ روپیہ پیسہ سے قانوناً اس کی مدد کی جا سکتی ہے۔ البتہ یہ مشن خود کفیل ہے۔ اور اسرائیل کے ایک ہزار عرب احمدی بھی قربانی کر کے اس کے اخراجات پورے کرتے ہیں۔

مگر اشتعال انگیزی کا جذبہ بھی کتنا اندھا ہوتا ہے ایشیا کو اتنی بات بھی خود سمجھ میں نہیں آ سکی۔ جو حوالہ ایشیا نے نقل کیا ہے اس کے ایک حصہ کا ترجمہ اس نے یہ کیا ہے

"اسرائیل میں احمدیہ مشن حیفہ کے ماؤنٹ کرمال پر واقع ہے وہاں ہماری ایک مسجد ہے ایک مشن ہاؤس، ایک لائبریری، ایک بک ڈپو اور ایک سکول بھی ہے ہمارا مشن "البشریٰ" نامی ایک ماہنامہ بھی شائع کرتا ہے۔ جو عربی بولنے والے تیس مختلف ملکوں کو بھیجا جاتا ہے۔ مسیح موعود کے بہت سے فرمودات کا عربی زبان میں ترجمہ بھی اسی مشن کی وساطت سے ہوا ہے۔" (ایشیا ۲۶ جون ۱۹۶۶ء ص۱)

گویا ایشیا کو یہ بات چبھتی ہے کہ احمدیوں نے فلسطین (اب اسرائیل) میں مسجد۔ مشن ہاؤس لائبریری۔ بک ڈپو۔ اور سکول کیوں کھولا اور عربی ماہنامہ البشریٰ وہاں سے کیوں شائع ہوا ہم ایشیا سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات اس آیہ کریمہ کے مخالف پڑتی ہے۔ جو آپ نے اپنی اشاعت ۱۰/۷/۶۶ کے صفحہ اول پر دی ہے کہ

اللہ کے گھر وہ آباد کرتے ہیں — جو

اللہ پر ایمان رکھتے ہیں .... الخ

اگر اسرائیل میں ایک ہزار عرب احمدی یہ سب ادارے اپنی مالی قربانی سے چلا رہے ہیں تو آپ کے سیاسی اسلام کو اس سے کیا ضعف پہنچ رہا ہے۔

ایشیا نے ۲۶/۶/۶۶ کے پرچہ میں "ٹھوس معلومات — چند سوالات" کے زیر عنوان جو زہر خوان جو خامہ فرسائی کی ہے۔ وہ بھی قابل دید ہے۔ ایشیا کو شاید یہ معلوم نہیں ہے۔ کہ اس وقت بھی اسرائیل میں ایک لاکھ عرب مسلمان آباد ہیں۔ جن میں صرف ایک ہزار احمدی ہیں۔ پھر ایشیا کا یہ دکھ کہ

"ہم نے دورے کے ایک غیر عرب مسلمان کی حیثیت سے اپنے دل میں جھانک دیکھا تو یہودیوں کے لئے سوائے نفرت کے اور کوئی جذبہ اپنے اندر نہ پایا۔ اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ قریب کے عرب مسلمان کے دل کی کیفیت کیا ہوگی۔ سوال یہ ہے کہ پاکستان کے ایک مرکز کا یہ مشن کیسی تبلیغ اسلام کر رہا ہے۔ کہ اسے نہ صرف اعدائے دین کی صورتیں دیکھنا گوارا ہیں بلکہ ان کا استقبال کرنے اور ان کو خوش آمدید کہنے پر بھی اپنے اندر آمادگی و فخر محسوس کرتا ہے۔"

(ایشیا لاہور ۲۶ جون ۱۹۶۶ء ص۳)

ایسا ہی نہیں ہے جیسا کہ کہتے ہیں ماں سے زیادہ چاہے اور پھاپھا کٹنی کہلائے وہ ایک لاکھ عرب مسلمان جو اسرائیل میں اب بھی موجود ہیں۔ ان کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے وہ اعدائے اعدائے دین کی صورتیں کس طرح دیکھ رہے ہیں۔ ایشیا لکھتا ہے۔

"کیا یہی تبلیغ اسلام ہے۔ جس کے لئے اہل ایمان کے خون پسینے کی گاڑھی کمائی سے اتنی رقم دی جاتی ہے۔

کیا ایشیا ثابت کر سکتا ہے کہ اسرائیل مشن میں ایک پیسہ بھی ان کے اہل ایمان کے خون کے پسینے کی گاڑھی کمائی میں سے خرچ ہوتا ہے۔ اگر اسرائیل کے عرب احمدی اپنے خون پسینے کی گاڑھی کمائی تبلیغ اسلام پر خرچ کرتے ہیں تو آپ کی جیب کس طرح خالی ہو ہو جاتی ہے۔

عرب مسلمان آپ سے زیادہ حقیقت حال سے واقف ہیں اور وہ آپ کی طرح غلط بیانیاں کر کے شاید ہی اشتعال انگیزیاں کرتے ہوں گے۔ پھر کیا یہودیوں کو تبلیغ اسلام ممنوع ہے۔ حالانکہ قرآن کریم کا بہت سا حصہ یہودیوں ہی کی تبلیغ کے ذکر سے معمور ہے۔ سورہ بنی اسرائیل کے متعلق

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

احمدی طالبات کی اہم دینی ذمہ داریاں

احمدیہ انٹر کالجیئیٹ گرلز ایسوسی ایشن لاہور کے افتتاحی اجلاس سے حضرت سیدہ اُمِ متین صاحبہ کا

خطاب

مورخہ ۸ مئی ۱۹۶۶ء کو احمدیہ انٹر کالجیئیٹ گرلز ایسوسی ایشن لاہور کی افتتاحی تقریب میں حضرت سیدہ اُمِ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے احمدی طالبات سے جو اہم خطاب فرمایا وہ جملہ احمدی طالبات کے افادہ کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:-

لجنہ اماء اللہ اور قومی کاموں کے سلسلے میں میرا مشاہدہ ہے کہ بڑی عمر کی عورتیں تو دینی اور قومی کاموں میں اپنی طاقت کے مطابق حصہ لیتی ہیں لیکن نوجوان لڑکیاں بہت کم اجلاسوں میں شرکت کرتی ہیں اور قومی ذمہ داری محسوس نہیں کرتیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی بچیوں کو قومی ذمہ داریاں سنبھالنے کے لئے تیار کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کُلّکم راعٍ وکلّکم مسئولٌ عن رعیّتہٖ یعنی قیامت کے دن تم میں سے ہر ایک سے اپنی رعیّت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ جن افراد کی تعلیم و تربیت اور نگرانی تمہارے سپرد ہے ان کے متعلق تم جواب دہ ہوگی کہ تم نے کس حد تک اپنے فرض کو ادا کیا۔ ان کی دینی تعلیم کی طرف توجہ کی ان کی تربیت کی طرف توجہ کی۔ ان کو قومی فرائض ادا کرنے میں راہنمائی کی۔ چونکہ بحیثیت صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے احمدی عورتوں کی نگرانی کا کام میرے ذمّہ ہے اس لئے اگر میں نے نئی پود کی احمدی بچیوں کو سلسلہ کی خدمت کے لئے تیار نہ کیا اور ان میں اسلام اور احمدیت کی خدمت کا جذبہ پیدا نہ کیا تو یقیناً مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہی کرنا پڑے گی۔ اسی خیال کے ماتحت لاہور میں احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے تا وہ احمدی بچیاں جو مختلف کالجوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہی ہیں اپنے اپنے دائرہ عمل میں کام کریں۔ پیغام حق کو اپنی سہیلیوں تک پہنچائیں اور ہمارے متعلق جو غلط فہمیاں پیدا کر دی گئی ہیں ان کو دور کریں اور خود احمدی بچیوں کی ایک دوسرے کے اعلیٰ نمونہ کے ذریعہ تربیت ہو سکے۔

لاہور تعلیمی لحاظ سے ایک اہم مرکز ہے جہاں نہ صرف لاہور کی بچیاں پڑھ رہی ہیں بلکہ دوسرے شہروں کی لڑکیاں بھی یہاں آکر یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کرتی ہیں اس لئے لاہور کی احمدی لڑکیوں کی صحیح اسلامی رنگ میں تربیت کرنے اور ان میں مذہب کی روح پھونکنے۔ مذہب کی خاطر قربانی کا جذبہ پیدا کرنے اور اپنا عملی نمونہ عین اسلام کے مطابق بنانے کی اشد ضرورت ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اگر صرف لاہور کی احمدی لڑکیاں ہی صحیح معنوں میں بیدار ہو کر احمدیت کی خاطر کام کریں اور احمدیت جو حقیقی اسلام ہے کو اپنی ہم جماعتوں ملنے جلنے والیوں کے سامنے پیش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپ کی صداقت کے دلائل سے ان کو واقف کرائیں تو وہ ایک بہت بڑا تغیر یہاں پیدا کر سکتی ہیں۔ یہ کوئی ایسا مشکل کام نہیں ہے۔ صرف ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے ہوئے اور اسی سے فضل اور نصرت چاہتے ہوئے کام کیا جائے ضرورت ہے کہ بچیوں کی مائیں ان کو قومی خدمت کے لئے ابھارتی رہیں ان کو دین سیکھنے کی تلقین کرتی رہیں ان کے قرآن مجید پڑھنے کا انتظام کریں۔ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کریں ان میں خلافت اور سلسلہ کی محبت پیدا کریں اور یہ جذبہ پیدا کریں کہ ان کا سب سے بڑا کام دین کی خدمت کرنا ہے۔

کوئی قوم دنیا میں ترقی نہیں کر سکتی جب تک کہ اس کی اگلی نسل پہلی نسل سے آگے قدم بڑھانے والی نہ ہو۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ احساس ہونا چاہیئے کہ اگر ہم نے اپنی بچیوں کی صحیح رنگ میں تربیت نہ کی۔ اگر ہم نے اپنی جگہ لینے اور ہم سے بہتر کام کرنے اور قربانی دینے والیاں ان کو نہ بنایا تو ہماری پچھلی قربانیاں بھی رائیگاں جائیں گی۔ چاہیئے کہ ہم اس دنیا سے اس اطمینان کے بعد رخصت ہوں کہ ہماری آئندہ نسل ہمارے کام کو سنبھالنے کے لئے تیار ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے

رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا
وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ
وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا

کہ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتی رہیں کہ خدایا ہماری اولاد اور ہماری قوم میں ایسے وجود پیدا فرما جو اپنی خدمات اپنی قربانیاں اپنی محبتِ دین، اپنے اخلاص کے ذریعہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں اور نہ صرف وہ ٹھنڈک بنیں بلکہ وہ امام ہوں ایک اگلی ایسی نسل کی جو متقی ہو۔

آج یہ اجتماع اسی غرض سے منعقد ہوا ہے کہ میں نوجوان احمدی بچیوں کے سامنے ایک لائحہ عمل رکھوں تا وہ اسلام اور احمدیت کے لئے مفید وجود بن سکیں اور اس نظام کے قیام کی ایک کڑی بن سکیں جس کے قیام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی غرض ایک نئی زمین اور نئے آسمان کی تعمیر ہے سو آپ میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ وہ اس نظام کو قائم کرنے کے لئے پوری جدّوجہد کرے۔

آپ بھی مختلف درس گاہوں میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ آپ کو علم ہے کہ ہماری جماعت کی کتنی مخالفت ہوتی ہے اور احمدیت کے متعلق کتنی غلط فہمیاں لوگوں کے دلوں میں پائی جاتی ہیں۔ غلط باتیں ہماری طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ پس آپ کا فرض ہے کہ آپ کے ساتھ آپ کی درس گاہوں میں جو دوسری طالبات پڑھ رہی ہیں ان سے تبادلہ خیالات کریں انکے دلوں میں احمدیت کے متعلق جو غلط خیالات ماں باپ کی طرف سے یا ملنے جلنے والیوں یا ان کے مولویوں کی طرف سے بٹھا دئے گئے ہیں ان کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ احمدیت کے صحیح عقائد پیش کر کے ان پر واضح کریں کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ صحیح اسلام کا ہی دوسرا نام ہے لیکن ان کے سامنے اسلام اور قرآنِ مجید کی تعلیم کو آپ اسی وقت صحیح رنگ میں پیش کر سکتی ہیں جبکہ آپ کو خود قرآن آتا ہو۔ آپ کو خود حدیث کا علم ہو۔ آپ نے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کیا ہو۔ آپ کو خود تمام مسائل پر عبور حاصل ہو۔ پورے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر پھر ان تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کا پہنچانا آپ کا فرض ہے۔ آپ میں سے ہر ایک اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں کوشاں ہے کوئی انگریزی کا کوئی اُردو کا کوئی تاریخ کا کوئی اقتصادیات کا کوئی معاشیات کا کوئی حساب کا کوئی جغرافیہ کا کوئی سائینس کا علم حاصل کرنے میں اپنے رات اور دن کا اکثر وقت خرچ کرتی ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ آپ دن رات میں سے آٹھ دس گھنٹے روزانہ دنیوی علوم کی کتب رٹنے اور انہیں یاد کرنے میں تو خرچ کریں مگر خدا تعالیٰ کی کتاب جو تمام علوم کا سرچشمہ ہے اور دنیاوی علوم اسی بے کنار سمندر کی نہریں ہیں کے پڑھنے کی طرف توجہ نہ دیں۔ مشکل مشکل مسئلے جن کا آپ کی روزمرہ کی زندگی سے تعلق نہیں طوطے کی طرح رٹ کر پاس ہونے کی کوشش کرتی ہیں مگر قرآن مجید جس کا پڑھنا بھی آسان جس کا سمجھنا بھی آسان جس پر عمل کرنا بھی آسان جس میں ہماری ہر الجھن کا حل ہے جو ہماری تمام زندگی کے لئے مشعل راہ ہے اس کے پڑھنے کے لئے دن کا نصف یا ایک گھنٹہ بھی آپ کو صرف کرنا مشکل کیوں؟ صرف احساس کی کمی۔ دین سے بے گانگی۔ قرآن مجید کی اہمیت کا واضح نہ ہونا۔ بس میری بچیو۔ آپ اپنے وقت میں سے روزانہ کم از کم ایک گھنٹہ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے اور قرآن مجید کے مطالب پر غور و فکر کرنے میں خرچ کریں۔ دین و دنیا کا ہر علم اس میں ہے۔ قرآن پڑھے اور سمجھے بغیر نہ آپ کا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو سکتا ہے جو انسان کی زندگی کی غرض و غایت ہے نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے مطابق آپ عمل کر سکتی ہیں جو آپ کی ترقی اور اصلاح کے لئے ضروری ہے۔ نہ آپ کو اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ پیدا ہو سکتی ہے کیونکہ آپ کی ذمہ داریاں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر عائد ہوتی ہیں اور جن کا بجا لانا آپ کے لئے ضروری ہے

ان سب کا تفصیلی ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔ پس عزیزو۔ قرآن ہی وہ واحد شمع ہے جس میں آپ کی روحانی ضرورت کا ہر سامان موجود ہے جس سے آپ اپنے قلوب بھی منور کر سکتی ہیں اور اس شمع کو ہاتھ میں لیکر قریہ قریہ۔ گاؤں گاؤں۔ شہر شہر تبلیغ کر سکتی ہیں۔ گزشتہ دنوں کی بات ہے جب میں پشاور ڈویژن کے دورہ پر گئی تو مردان میں ایک لیکچرر سے احمدیت کے متعلق میری بحث چھڑ گئی۔ وہ کہنے لگی آپ کی بعض احمدی بچیاں تبلیغ تو کر لیتی ہیں اور ان کو تبلیغ کا شوق بھی بہت ہے لیکن دلیل نہیں دے سکتیں۔ گو ایک دو لڑکیوں کی اس نے تعریف بھی بہت کی کہ وہ میرے ہر اعتراض کا جواب دیتی تھیں۔ پس احمدیت کی اشاعت اگر آپ نے کرنی ہے۔ اپنی ملنے جلنے والیوں اور سہیلیوں کو آپ نے بتانا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام عین ضرورت زمانہ کے مطابق اور قرآنی پیشگوئیوں کے مطابق آئے ہیں ان کا ماننا اس لئے ضروری ہے کہ ان کا دعوے قرآن کے خلاف نہیں بلکہ عین مطابق ہے تو آپ کو خود قرآن مجید ترجمہ کے ساتھ پڑھنا ہوگا اس کے معارف سے آگاہ ہونا ہوگا۔ اسکے مطالب پر عبور حاصل کرنا ہوگا تبھی آپ دوسروں تک حق وصداقت کا پیغام پہنچانے کے قابل ہوں گیں۔

پھر یہ بھی ضروری ہے کہ آپ کا نمونہ عین شریعت اسلامیہ کے مطابق ہو تاکہ آپ کا لباس آپ کی چال ڈھال طور طریق دیکھ کر کوئی یہ کہنے کی جرأت نہ کر سکے کہ دعوے کچھ اور عمل کچھ۔ جب تک آپ کا عمل قرآن کے مطابق نہیں ہوتا آپ دنیا کو قرآن کی طرف کیسے دعوت دے سکتی ہیں۔ دیکھئے۔ کتنے سادہ الفاظ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی تعریف کی ہے کہ کان خلقه القرآن آپ کے اخلاق حسنہ کے متعلق جاننا چاہتے ہو قرآن پڑھ لو۔ جن باتوں کے کرنے کا اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں حکم فرمایا ہے آپ ان پر عامل تھے جن کے کرنے سے منع فرمایا ہے آپ ان سے بچتے تھے گویا آپ کی زندگی ایک عملی تفسیر تھی قرآن مجید کی۔

میری بچیو! میرا دل دکھتا ہے جب میں آپ میں سے بعض کو ایسا لباس پہنے دیکھتی ہوں جو اسلامی روایات کے خلاف ہے۔ جو قرآن کی تعلیم کے خلاف ہے یا دوسروں کی نقل میں بغیر پردہ دیکھتی ہوں۔ آپ میں سے بعض کا پردہ چھوڑنے یا صحیح رنگ میں پردہ نہ کرنے اور اپنے لباس وغیرہ میں اسلامی احکام کو مدنظر نہ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ گویا آپ اپنے غلط عمل سے دنیا کو یہ بتا رہی ہوتی ہیں کہ اسلام کے بعض احکام اب قابل عمل نہیں رہے (نعوذ باللہ) جب ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا دائمی وعدہ فرمایا ہے جس طرح اس کا ایک ایک لفظ اپنی ظاہری صورت میں محفوظ ہے اسی طرح اس کے ایک ایک حکم کا ماننا ہمارے لئے ہمیشہ کے لئے ضروری ہے قرآن کا کوئی ایک حکم بھی ایسا نہیں جس کے متعلق ہم کہہ سکیں کہ اب اس پر عمل کرنا ضروری نہیں۔ پردہ بھی اسلامی احکام میں سے عورتوں کے لئے ایک حکم ہے۔ مغربی تہذیب کی تقلید میں بعض احمدی بچیاں بھی اس رو میں بہتی نظر آتی ہیں۔ پردہ چھوڑنے کے علاوہ ان کا لباس ان کے اطوار ایک مسلمان عورت کے شایان شان نہیں بلکہ عیسائی عورتوں کے مشابہ نظر آتے ہیں۔ قرآن زینت کے خلاف نہیں لیکن ایسے طریقے اختیار کرنا جن سے اسلامی روح مُردہ ہو جائے اور دجالیت کی نقالی یقیناً قرآن کے خلاف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لئے جو دعائیں فرمائی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ

نہ آئے ان کے گھر تک رعبِ دجال

آپ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی اولاد ہیں۔ آپ کے گھر تک رعب دجال کیوں آئے۔ اسی طرح کشتی نوح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خبردار! غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے آؤ ہم بھی انہیں کے قدم پر چلیں سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔"

پس میری بچیو! ہر فیشن اختیار کرتے ہوئے یہ ضرور دیکھ لیا کرو کہ یہ قرآن کے خلاف تو نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کے خلاف تو نہیں! یہ اسلامی روح کے منافی تو نہیں؟ ہمارا لباس قرآن کے مطابق ہونا چاہیئے۔ ہماری تعلیم قرآن کے مطابق ہونی چاہیئے۔ ہمارا ہر قول اور فعل قرآن کے مطابق ہونا چاہیئے تب ہم دوسروں کے لئے نمونہ بن سکتی ہیں۔ اگر ہمارا اٹھنا بیٹھنا۔ سونا۔ چلنا پھرنا۔ ہماری تعلیم ہمارا لوگوں سے ملنا جلنا ہر کام قرآن کے مطابق ہو تو لوگ کہیں گے" ہیں تو یہ کافر مگر ان کا عمل قرآن کے مطابق ہے اگر ہم نے غلبہ حاصل کرنا ہے۔ اور ساری دنیا میں احمدیت کی اشاعت کرنی ہے احمدیت کو پھیلانا ہے تو پہلے اپنا نمونہ قرآن کے مطابق بنانا ہوگا۔ آپ میں سے ہر بچی تعلیم یافتہ ہے آپ کے لئے قرآن مجید کو پڑھنا اور اس پر عمل کرنا مشکل نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کونسی یونیورسٹی کی پڑھی ہوئی تھیں لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نصف دین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سیکھو۔ انہوں نے قرآن کو سمجھا اس پر غور و تدبر کیا۔ قرآنی معارف حاصل کئے کیونکہ انہوں نے سمجھ لیا تھا کہ اسلام کی ترقی قرآن کریم پر عمل کرنے کے ساتھ وابستہ ہے۔ آج بھی اس امر کی ضرورت ہے کہ احمدی بچیاں اس یقین پر قائم ہو جائیں کہ احمدیت کو ضرورت ہے قربانی کرنے والی خواتین اور بچیوں کی جن کے دل خلق خدا کی ہمدردی کے جذبے سے بھرے ہوئے ہوں اور ان کو یہ بھی یقین ہو کہ احمدیت نے بہرحال غلبہ حاصل کرنا ہے اگر ہم کمزوری دکھائیں گی اور اپنے فرض منصبی کو ادا کرنے کی بجائے غفلت اور تساہل سے کام لیں گی تو یہ ترقی رک تو نہیں سکتی ہاں ہماری سستیوں اور کوتاہیوں سے ترقی کا دن دور نہ جا پڑے۔ پس بہت ہی خوف اور فکر کا مقام ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ سب اپنی پوری توجہ کے ساتھ قرآن مجید کا ترجمہ سیکھیں دین کا علم حاصل کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھیں۔ اپنا عملی نمونہ قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے مطابق بنائیں اور اپنے دائرہ عمل میں تبلیغ کریں تا آپ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام ان تمام روحوں تک پہنچ جائے جو صداقت کی متلاشی ہیں۔ احمدیت کے متعلق جو غلط فہمیاں ہیں ان کو دور کریں۔ جو لڑکیاں ناظرہ قرآن مجید نہیں جانتیں ان کو جو جانتی ہیں وہ ناظرہ پڑھائیں جو ترجمہ جانتی ہیں وہ ان کو جو نہیں جانتیں ترجمہ سکھائیں۔ آپ میں سے جو اسلام کے احکام پر عمل نہیں کرتیں ان کو سمجھانا اور ان سے عمل کروانا محبت اور نرمی کے ساتھ آپ کا فرض ہے۔

اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ میں احمدیت کی ترقی کے لئے ایک عظیم الشان جذبہ قربانی اور خدمتِ دین کا پیدا ہو جائے۔ یہ نہ سمجھیں کہ آپ ابھی بچیاں ہیں۔ آپ چاہیں تو بہت کچھ کر سکتی ہیں صرف ضرورت ہے اللہ تعالےٰ سے محبت کی اتنی محبت کی کہ اس کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرنے سے موت قبول کرنا آپ بہتر سمجھیں۔ ضرورت ہے مذہب سے محبت کی۔ ضرورت ہے قرآن سے عشق کی قرآن پڑھنے اور سمجھنے اور پھر اس پر عمل کرنے کی۔ ضرورت ہے ہر علم کو قرآن کی روشنی میں سیکھنے کی۔ ضرورت ہے اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو جانے کی۔ ضرورت ہے رات اور دن تبلیغ کی۔ ضرورت ہے اپنا عملی نمونہ اسلام کے مطابق دکھانے کی۔ اگر آپ سب ان سب امور پر چلنے والیاں ہو تو ہمیں یہ اطمینان حاصل ہو سکتا ہے کہ آپ نے اپنے مقصدِ زندگی کو سمجھ لیا ہے اور آپ احمدیت کی خاطر ہر قربانی کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں گی اور کوئی آپ کو شکست نہیں دے سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے الفاظ آپ کو یاد دلاتی ہوں کہ

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود کر پڑھے

قیادت تربیت انصار اللہ

اسم اعظم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خواب میں خدا تعالےٰ کی طرف سے میرے دل پر مندرجہ ذیل دعا القاء کی گئی:۔
رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔
اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں اور جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اسے نجات ہوگی۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد چہارم صـ۲۶۴)

ناظرہ قرآن مجید کی سکیم

اور

لجنات اماء اللہ کا فرض

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے ماہ فروری میں جماعت کے سامنے یہ لائحہ عمل رکھا گیا کہ جماعت کا ہر مرد عورت اور بچہ کم از کم قرآن مجید ناظرہ ضرور پڑھا ہوا ہو۔ اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے تمام لجنات کو فارم چھپوا کر بھجوائے گئے۔ جن کو ان لجنات کی عہدہ داران نے پُر کر کے واپس بھجوانا تھا تا معلوم ہو سکے کہ ہر شہر۔ قصبہ یا گاؤں میں احمدی مستورات اور بچیوں کی کیا تعداد ہے۔ ان میں سے کتنی ناظرہ پڑھ چکی ہیں؟ کتنی ناظرہ پڑھ رہی ہیں؟ کتنی یسرنا القرآن پڑھ رہی ہیں؟ کتنی ترجمہ جانتی ہیں کتنی ترجمہ پڑھ رہی ہیں؟ اور کتنی ایسی ہیں جو کچھ نہیں جانتیں؟ تا ان کی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ اس سکیم پر پانچ ماہ گذر چکے ہیں۔ اس وقت تک صرف ایک سو بیس لجنات کی طرف سے فارم پُر ہو کر آئے ہیں۔ باقی لجنات کی عہدہ داران نے ابھی تک فارم ہی پُر کر کے نہیں بھجوائے۔ جب تک مرکز کو صحیح حالات اور کوائف کا علم نہیں ہوتا۔ وہاں کام بھی شروع نہیں کروایا جا سکتا اس لئے اس اعلان کے ذریعہ ان تمام لجنات کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ جلد از جلد فارم پُر کر کے صحیح کوائف سے مطلع کریں۔

جن لجنات کی طرف سے فارم پُر ہو کر واپس آ گئے ہیں وہ باقاعدہ اطلاع دیتی رہیں کہ انہوں نے ایسی عورتوں یا بچیوں کو ناظرہ قرآن کریم پڑھانے کا کیا انتظام کیا ہے جنہوں نے ناظرہ نہیں پڑھا ہوا نیز یہ بھی کہ ترجمہ قرآن مجید پڑھانے کا ان کی لجنہ نے کیا انتظام کیا ہے۔ جن لجنات نے قرآن کریم ناظرہ و ترجمہ کا انتظام کر لیا ہے وہ پڑھائی کی رفتار سے مطلع کرتی رہیں۔

یہ کام بہت ہی ضروری ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تھے۔ اور یہی آپ کے خلفاء کا کام ہے اعمال صالحہ وہی کہلا سکتے ہیں۔ جن کی موقع اور زمانہ کے لحاظ سے جماعت کو ان کے خلیفہ اور امام کی طرف سے ہدایت دی گئی ہو۔ اسلام کی ترقی کیلئے قرآن کا علم ہی اصل چیز ہے جب تک ہم خود مغز شریعت اور اس کے احکام سے واقف نہ ہو سکیں اور اس کے مطابق ہمارا نمونہ نہ ہوگا ہم دنیا کو اس پاک تعلیم کی طرف کس طرح کھینچ سکیں گی۔

پس سب کاموں سے بڑھ کر سب نیکیوں سے بڑھ کر نیکی اس زمانہ میں یہ ہے کہ قرآن پڑھیں۔ جو بہنیں ناظرہ قرآن جانتی ہیں وہ بہنوں اور بچیوں کو جو قرآن پڑھنا نہ جانتی ہوں پڑھائیں جو ترجمہ جانتی ہوں وہ ان بہنوں اور بچیوں کو جو نہ جانتی ہوں ترجمہ پڑھائیں اس سے ان کا اپنا علم بھی پختہ ہوگا اور دوسروں کو پڑھانے کا ثواب ملے گا۔ پس ہر شہر قصبہ اور گاؤں کی ان بہنوں کی خدمت میں جو ناظرہ اور ترجمہ جانتی ہیں میری التماس ہے کہ وہ خود اپنی لجنہ کی عہدیداروں کے پاس اپنے نام پڑھانے کے لئے پیش کریں تا ان کے سپرد جو نہیں پڑھی ہوئیں ان کو کیا جا سکے اور مجھے بھی اطلاع دیں۔ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے جب ہماری جماعت کا ہر مرد بچہ خواہ شہر کا رہنے والا ہو یا گاؤں کا شمع قرآن سے منور ہو چکا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح رنگ میں قرآن کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے

(خاکسارہ مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ ۹/۶۶)

لیڈر (بقیہ ۲)

آپ کا کیا خیال ہے کیا نعوذ باللہ اس کو قرآن کریم سے نکال دینا چاہیے کیونکہ اس سورہ کا نام ہی بنی اسرائیل ہے۔ اگر عرب احمدی یہودیوں کو تبلیغ کرتے ہیں تو اس میں کیا برائی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ مودودی صاحب کی جماعت کے لوگ صرف پاکستان میں ہی فتنہ و فساد برپا کرنے کو اقامت دین سمجھتے ہیں ان بیچاروں کو کیا علم کہ آج تبلیغ اسلام کے لئے کتنا میدان وسیع ہے۔ البتہ جماعت احمدیہ کی فعالیت ان کیلئے باعث حسد ضرور ہوتی ہے اور وہ اسکے خلاف زہر چکانی ہی کو بڑا تیر مارنا خیال کرتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ

کے متعلق

ایک غیر احمدی دوست کے تاثرات

(مکرم عبدالرحمٰن صاحب سومرو حیدر آباد)

سنہ ۱۹۴۸ء کی بات ہے ان دنوں خاکسار کراچی شہر میں مقیم تھا اور ایک سرکاری دفتر میں کام کرتا تھا۔ مجھے اکثر احمدی دوستوں سے واسطہ پڑتا تھا۔ میں عموماً احمدیت پر غور کرتا رہتا مجھ پر اس بات کا بہت ہی اثر تھا کہ احمدی دوست بہت مخلص اور نیک ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ حضور رضی اللہ کراچی تشریف لائے میرے دوست جو احمدی تھے مجھے بھی ملاقات کرانے کے لئے ساتھ لے گئے۔ تقریباً دو گھنٹہ ہماری ملاقات ہوئی۔ میں نے مختلف سوالات کئے۔ جن کے انہوں نے تفصیلی جواب دئے زیادہ تر میں نے ہستی باری تعالیٰ کے متعلق سوالات کئے۔

میں نے اس بات کا بہت اثر لیا کہ آپ ایک نیک اور فہیم انسان تھے اور آپ کے زیر اثر جماعت احمدیہ نے بہت ترقی کی ہے میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ جب پہلے زمانوں میں مصلح اور نبیوں کی ضرورت تھی تو کیا آج کے زمانہ میں ضرورت نہیں ہے؟ کیا آج وہ انسان اور وہ دنیا موجود نہیں ہے؟ خلافت کا ہونا بھی آج کل کے زمانہ میں بہت ہی ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ ایک منظم اور ایک خالص مذہبی جماعت ہے۔ جس کا ڈنکا دنیا کے تمام کناروں [illegible]

احمدیت سے تعلق رکھنے والے لوگ بہت ہی اچھے اور نیک سیرت ہوتے ہیں ان کا برتاؤ ایسا ہوتا ہے کہ اگر انسان کچھ دن ان کے ماحول میں رہے تو بہت زیادہ اثر لے لیتا ہے۔ جس سے انسان یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ ہمیں بھی ان لوگوں ہی کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔ خلیفہ ثانی جو ابھی فوت ہوئے ہیں ایک خوش شکل اور فہیم انسان تھے ان کا لباس ان کی باتیں کرنے کی طرز اور سمجھانے کے طریقے بہت پسندیدہ تھے۔ آپ کے لباس سے ہی معلوم ہو جاتا تھا کہ آپ ایک قابل اور فہیم شخصیت ہیں مجھے آپ سے ملاقات کرنے کا شرف غالباً سنہ ۱۹۴۸ء میں ہوا تھا ان دنوں آپ کی صحت بہت اچھی طرح تھی۔

آپ کی شبیہ مبارک سے لوگوں نے بہت ہی اثر قبول کیا۔ جماعت احمدیہ سے آپ کا تعلق باپ اور اولاد کا سا تھا۔ آپ نے اپنے زمانہ میں جو خدمت جماعت کے لئے سرانجام دی ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے یادگار رہے گی آپ نے وہ وہ کارنامے سرانجام دئے کہ جماعت احمدیہ کے لئے وہ ہمیشہ کے لئے یادگار اور فائدہ مند رہیں گے۔

خاکسار عبدالرحمٰن سومرو
سپرنٹنڈنٹ دفتر چیف انجینئر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی
جنوبی حلقہ۔ حیدر آباد

ہفتہ وصولی تحریک جدید

کی

رپورٹیں جلد بھجوائیں

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ

تحریک جدید کے چندوں کی وصولی کے لئے خدام الاحمدیہ کی طرف سے یکم تا سات جولائی ہفتہ تحریک جدید مقرر کیا گیا تھا۔ یہ ہفتہ گذر چکا ہے۔ مجھے قوی امید ہے کہ جملہ مجالس نے اس ہفتہ کو شایان شان طور پر منایا ہوگا۔ اور تحریک جدید کے چندوں کی وصولی کی گئی ہوگی۔

جملہ قائدین خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اس ہفتہ کی مساعی معین اعداد و شمار کے ساتھ جلد از جلد بھجوا دیں۔ اور یہ بھی اطلاع دیں کہ انہوں نے اس عرصہ میں کتنی وصولی کی ہے۔

اگر انہیں کسی قسم کی کوئی مشکل پیش آتی ہو۔ مثلاً دفتر پر رسید بکیں نہ ملی ہوں۔ یا احباب نے ادائیگی کے سلسلہ میں عذرات پیش کئے ہوں تو ایسے امور سے تفصیلی طور پر مطلع فرمائیں تا آئندہ انہیں مدنظر رکھا جائے۔

مرزا رفیع احمد
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہفتہ تحریک جدید کی سب سے پہلی رپورٹ

احباب جماعت کو یاد ہو گا کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سال یوم تحریک جدید کی رپورٹوں پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ رپورٹوں میں صرف دھواں دار تقریروں کا ذکر ہے وصول اور یعنی مالی قربانی کے عملی مظاہرے کا کوئی ذکر نہیں۔ معلوم ہوتا ہے امسال عہدیدار حضرات نے اپنے پیارے امام کی ہدایات کو مدنظر رکھا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں سب سے پہلی رپورٹ جو مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری تحریک جدید محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ کی طرف سے آئی ہے نمونہ کے طور پر درج ذیل ہے۔

تعداد مجاہدین جن سے وعدے لئے گئے =	۲۹
میزان وعدہ جات جو حاصل کئے گئے	۱۷۰ روپے
تعداد مجاہدین جن سے رقوم وصول کی گئیں	۲۸
میزان رقوم وصولی چندہ تحریک جدید	۲۵۱۔۲۵ ر

مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال زعیم ...... صدیق احمد صاحب۔ مشہود احمد صاحب۔ ایم ظفر اللہ صاحب رشدی۔ عبد الرشید صاحب اور آصف علی صاحب نے بطور ممبران وفود بڑے اخلاص اور محنت سے کام کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ ہفتہ تحریک جدید کے ضمن میں ہر قسم کی مساعی کو شرف قبولیت بخشے اور اس سلسلہ میں سب کام کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیداران جماعت

آجکل عام طور پر زکوٰۃ کے متعلق بہت غفلت برتی جا رہی ہے۔ حالانکہ زکوٰۃ اسلام کے ان ارکان میں سے ایک رکن ہے جس کے انکار سے ایک مسلمان، مسلمان نہیں رہتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ادائیگی زکوٰۃ کا تاکیدی حکم فرمایا ہے۔ قرآن پاک میں بھی جہاں اقامت الصلوٰۃ کا حکم ہے وہاں اٰتوا الزکوٰۃ کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی احباب کی غالب اکثریت اسلام کے اس حکم پر عمل پیرا ہے۔ اور بہت سے احمدی احباب کی غالب اکثریت اسلام کے اس حکم پر عمل پیرا ہے اور بہت سے دوست بغیر کسی تحریک کے زکوٰۃ کو اپنے فرائض میں سے ایک اہم فرض سمجھ کر باقاعدگی کے ساتھ ادا کر رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

لیکن جہاں تک ہماری معلومات ہیں۔ جماعت میں بعض احباب ایسے موجود ہیں جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ مگر وہ یا تو مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے یا غفلت سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ عہدیداران جماعت سے التماس ہے کہ زکوٰۃ سے متعلق تحریک فرماتے رہا کریں۔ اور جن احباب کے متعلق خیال ہو کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے انہیں اس فرض کی ادائیگی کے لئے خصوصیت سے توجہ دلاتے رہا کریں۔ (ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

تشخیص بجٹ خدام الاحمدیہ برائے سال ۶۷-۱۹۶۶ء

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو فارم تشخیص بجٹ خدام و اطفال برائے سال ۶۷-۱۹۶۶ء معہ ہدایات بھجوائے جا چکے ہیں۔ تمام قائدین کی خدمت میں التماس ہے کہ جلد از جلد بجٹ کی تشخیص فرمائیں۔............ ۱۵۔ اگست تک بجٹ تشخیص ہو کر مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔ اگر کسی مجلس کو فارم تشخیص اور ہدایات نہ ملی ہوں تو خط لکھ کر طلب فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری نانی صاحبہ کو تین چار سال قبل ایک دماغی عارضہ ہو گیا تھا۔ اب تقریباً ایک دو ماہ سے دوبارہ اسی مرض نے حملہ کیا ہے۔ اُن کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (داؤد احمد کراچی)

۲۔ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے سالانہ امتحانات شروع ہیں۔ جن میں تقریباً پچاس احمدی طلباء شامل ہیں احباب جماعت ہم سب کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار بشیر احمد طارق۔ طارق ہال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور)

انصار اللہ کے کام کا معیار

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ جمعہ مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۳ء میں فرماتے ہیں:۔

"اگر ایک پھول کسی گھر میں لگا ہوا ہو تو تمام گھر کے افراد کو اس کے وجود کا احساس ہوتا ہے اور ہر شخص کے ناک میں جب ہوا داخل ہوتی ہے۔ وہ فوراً سمجھ جاتا ہے کہ گھر میں گلاب لگا ہوا ہے یا موتیا لگا ہوا ہے یا چنبیلی کا پودا لگا ہوا ہے تو زندگی کے آثار ہونے ضروری ہیں ان آثار کے بغیر کوئی شخص زندہ نہیں کہلا سکتا چاہے بظاہر وہ زندہ ہی دکھائی دے۔ جب کوئی شخص دنیا میں آتا ہے تو اسے دنیا میں اپنی زندگی کا کوئی ثبوت دینا چاہیئے اور ایسے نقوش چھوڑنے چاہئیں جن سے دنیا اس کی زندگی کا احساس کر سکے اور اسے معلوم ہو کہ اس دنیا میں فلاں شخص آیا تھا اور اس نے فلاں کام کیا۔ پس کام کرنے والی جماعت وہ نہیں ہو سکتی جو چند رپورٹیں شائع کر دے۔ بلکہ کام کرنے والی جماعت وہ کہلا سکتی ہے کہ جب کوئی غیر شخص قادیان میں آئے تو بغیر اسکے کہ اسے کوئی بتائے کہ یہاں خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی جماعتیں ہیں اسے خود بخود محسوس ہونے لگے کہ یہاں کوئی کام کرنے والی جماعت موجود ہے۔ جب کوئی لاہور میں جائے یا امرتسر میں جائے یا اور کسی شہر میں جائے تو اس شہر میں داخل ہوتے ہی اسے یہ محسوس ہونے لگ جائے کہ وہ کسی ایسے شہر میں آیا ہے جہاں کوئی نمایاں کام کرنے والی زندہ جماعت موجود ہے۔ مگر جہاں جا کر یہ پتہ نہ لگے اور دوسروں کو خود اسبات کی ضرورت محسوس ہو کہ وہ اسے بتائیں کہ یہاں انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کی جماعت ہے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ یہ لوگ مردہ ہیں اور اپنے اندر زندگی کے کوئی آثار نہیں رکھتے۔ یہ چیز ہے جو میں انصار اللہ میں پیدا کرنا چاہتا ہوں"۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

کوٹ احمدیاں میں کامیاب جلسہ

مورخہ ۲۸ جون ۸½ بجے رات سے ۱۱ بجے رات تک کوٹ احمدیاں میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم چوہدری غلام نبی صاحب نے ادا فرمائے۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد چوہدری شریف احمد صاحب اور بشیر الدین صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ پر تقاریر فرمائیں۔ یہ دونوں اصحاب عارضی وقف کے سلسلہ میں کراچی سے آئے ہوئے تھے۔ اس کے بعد مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر تقریر فرمائی۔ محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ نے تقریر فرمائی۔ جلسہ دعا کے ساتھ برخاست ہوا۔ احمدی مردوں اور عورتوں کے علاوہ غیر از جماعت افراد بھی شریک ہوئے۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد کوٹ احمدیاں۔ ضلع حیدر آباد

اعلان نکاح

میرے بھائی عزیز محمود العارف عرف عارف ستار بی ایس سی ابن مکرم سیٹھ عبد الستار صاحب کلکتہ والے کا نکاح عزیزہ شمیم اختر صاحبہ بی اے۔ بی ٹی کوئٹہ بنت چوہدری فتح محمد صاحب مرحوم کے ساتھ آٹھ ہزار چار سو روپے حق مہر پر بتاریخ ۱۱ مارچ ۱۹۶۶ء کو مسجد احمدیہ ڈھاکہ میں محترم شیخ محمود الحسن صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ نے پڑھا۔

احباب رشتہ کے بابرکت ہونے اور جانبین کے لئے باعث راحت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

عائشہ عظیم بنت سیٹھ عبد الستار صاحب کلکتہ والے
آدم جی نگر۔ نرائن گنج

۳۔ خاکسار کے بیٹے عزیزان برکات احمد صاحب ذبیح و مبارک احمد طاہر کا امتحان ایم۔ اے سال اوّل شروع ہے اور خاکسار کا بڑا بیٹا عزیزی اعجاز احمد ایاز ڈاکٹری کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز خاکسار کی بہو عزیزہ ثریا جبیں صاحبہ کو کچھ عرصہ سے درد پتہ کی تکلیف ہے بار بار دورہ پڑتا ہے ان کی کامل صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (صوفی غلام محمد صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۷/A کی چیلو ضلع تھرپارکر)

وصایا

ضروری نوٹ۔ مندرجہ ذیل وصایا بسں کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۱۸۲۱۶ میں نسیم فرحت زوجہ ناصر احمد شیخ قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت ۶۶-۴-۱۱ ساکن ۴۵۔ پونچھ روڈ ڈاکخانہ لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶-۴-۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپے ۔/۵۰۰۰ روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہیں۔

۲۔ زیورات وزنی دس تولے مالیتی ۔/۲۰۰۰ روپے ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ چوڑی ۲ چھ عدد وزن ۵ تولے = گلوبند = ایک عدد مگر کانوں کے کانٹے = ایک جوڑی = انگوٹھی ۲ عدد = وزن ۵ تولے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کر دوں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میرا کوئی ذریعہ آمد نہیں اگر کسی وقت آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ نسیم فرحت

گواہ شد فضل الٰہی پونچھ روڈ لاہور

گواہ شد۔ ناصر احمد شیخ ۴۵ پونچھ روڈ لاہور

مسل ۱۸۲۱۷ میں محمد صادق ۶۶/۵/۲۵ ولد مہدی خان قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۵-۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۸۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت یکم جون ۱۹۶۶ء سے نافذ کی جائے

العبد محمد صادق ندیم ۶۶/۵/۲۵

گواہ شد۔ خواجہ عبد المومن زعیم مجلس خدام الاحمدیہ گولبازار۔ ربوہ

گواہ شد۔ عبد العزیز مہتمم مقامی ربوہ

مسل ۱۸۲۱۸ میں مختار بیگم زوجہ فضل دین صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دار الیمن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۵/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے میری منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ کڑے طلائی وزنی دو تولے نو۔ انگوٹھی طلائی وزنی چھ ماشے۔ مشین سلائی مالیتی ۱۵۰ روپے، کل وزن ۲ تولے ۶ ماشے جس کی قیمت ۔/۳۲۵ روپے ہے قیمت زیور ۔/۳۲۵ روپے + قیمت سلائی مشین ۔/۱۵۰ روپے کل رقم ۔/۴۷۵ ہے۔ حق مہر واجب الادا مبلغ ۔/۵۰۰ روپے بذمہ خاوند ہے میں اپنے زیورات سلائی مشین اور حق مہر کا 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کر دوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میرا ذریعہ آمد گورنمنٹ سروس ۔/۱۰۰ روپے ماہوار ہے اس کا بھی 1/10 حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتی ہوں اور میں کمی بیشی کی اطلاع دیتی رہوں گی۔

الامۃ۔ مختار بیگم اہلیہ فضل دین محلہ دار الیمن ربوہ۔

گواہ شد محمد اسمٰعیل اسلم محلہ دار الیمن ربوہ

گواہ شد محمد حسین بقلم خود وصیت ۶۸۹۶

مسل ۱۸۲۱۹ میں محمد بی بی زوجہ چوہدری نواب الدین قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۶ گ ب ڈاکخانہ چک ۱۰۰ گ ب ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۵/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچ صد روپیہ ۔/۵۰۰ روپے۔ ڈنڈیاں طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۔/۱۲۵ روپے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد اور آمد نہیں ہے میں اس کے جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ نشان انگوٹھا محمد بی بی زوجہ چوہدری نواب الدین۔ چک ۹۶ گ ب ڈاکخانہ ۱۰۰ گ ب

گواہ شد۔ نواب الدین خاوند موصیہ چک نمبر ۹۶ گ۔ب ڈاکخانہ ۱۰۰ گ ب تحصیل جڑانوالہ۔ گواہ شد۔ مجید احمد دفتر تعمیرات ربوہ

مسل ۱۸۳۲۰ میں امۃ اللہ بیگم زوجہ چوہدری محمد بشیر قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ پورن نگر سیالکوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۱۔ حق مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے ۲۔ زیور طلائی مالیتی مبلغ ایک ہزار پانچ سو اٹھاسی روپیہ ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے (۱) کڑے طلائی ۶ تولے ۹ ماشے مالیتی ۔/۶۰۰ روپے (۲) گلوبند ۱ تولہ ۱۰ ماشے مالیتی ۔/۲۵۰ روپے (۳) کانٹے ایک جوڑی ۱۰ ماشے ۔/۹۰ روپے (۴) ۲ جوڑیاں ایک تولہ ۸ ماشے مالیتی ۔/۲۰۰ روپیہ (۵) انگوٹھیاں ۳ عدد ۹ ماشے مالیتی ۱۰۸ روپے کل زیورات ۱۱ تولے ۱۰ ماشے جن کی قیمت ۔/۱۵۴۸ روپے بنتی ہے (۶) ایک گھڑی تقریباً ۔/۴۰ روپے کل رقم ۱۵۴۸ + ۔/۴۰ روپے ۱۵۸۸ روپے کل زیور وغیرہ جو میری ملکیت ہے میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ جو حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کر دوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے 1/10 کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو مجھے ملازمت کے ذریعہ تنخواہ اور خاوند کی طرف سے ماہوار خرچ کی صورت میں ہے جو کہ کل مبلغ ۔/۱۵۰ روپے بنتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی حق مہر چونکہ ابھی میرے خاوند کے ذمہ ہے اس کی جوں جوں وہ ادائیگی کرتے جائیں گے اس کا 1/10 حصہ بھی داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی جاؤنگی۔

الامۃ۔ امۃ اللہ بیگم چغتائی محلہ پورن نگر

گواہ شد سید احمد علی مربی جماعت احمدیہ سیالکوٹ

گواہ شد۔ مرزا غلام نبی والد موصیہ پورن نگر سیالکوٹ ۶۶/۲/۱

مسل ۱۸۳۲۱ میں مظفر احمد منصور ولد چوہدری انور علی صاحب قوم نارو راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں مجھے تعلیمی وظیفہ مبلغ ۔/۳۰ روپے ماہوار جامعہ احمدیہ سے ملتا ہے میں اپنی اس ماہوار آمد کے جو بھی ہوگی 1/10 حصہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا اور میری وفات کے وقت جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور کی جائے۔

العبد۔ مظفر احمد منصور دار الصدر شرقی ربوہ ۶۶/۱/۵

گواہ شد۔ محمد الطاف خان

گواہ شد۔ محمد دین سیکرٹری وصایا محلہ دار الصدر شرقی ربوہ

ابتلاؤں کی بڑی غرض یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق مضبوط ہو

جب مومنوں کو دعا کی تحریک ہوتی ہے تو خدا آسمان سے نصرت نازل فرما دیتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ (البقرہ ۲۱۵)
کی تفسیر بیان کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں:-

"اس آیت میں ان ابتلاؤں کی طرف اشارہ ہے جو مسلمانوں پر آنے والے تھے۔ چونکہ اس سے پہلے یہ بتایا گیا تھا کہ جب دنیا پر ضلالت چھا جاتی ہے تو اس وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نبی آتا ہے جس کی لوگ مخالفت کرتے ہیں اس لئے اب فرماتا ہے کہ تم یہ مت سمجھو کہ بغیر ابتلاؤں کے تم ترقی کر جاؤ گے تمہاری ترقی ابتلاؤں کے آنے پر ہی موقوف ہے جیسا کہ پہلوں کی ترقی کا باعث بھی ابتلاء ہی ہوئے۔ چنانچہ اس کا نقشہ کھینچتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ

انہیں مالی مشکلات بھی پیش آئیں اور جانی بھی اور وہ سر سے پاؤں تک ہلا دیئے گئے۔ اور ان پر اس قدر ابتلاء آئے کہ آخر اس وقت کے رسول اور مومنوں کو دعا کی تحریک پیدا ہو گئی اور وہ پکار اٹھے کہ اے خدا تیری مدد کہاں ہے اس آیت کے متعلق سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور اس کے پاک بندے بھی کسی وقت اللہ تعالیٰ کی مدد سے ایسے مایوس ہو جاتے ہیں کہ انہیں مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ کہنا پڑتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جس

مایوسی کا تصور بادی النظر میں پیدا ہوتا ہے۔ اس سے انبیاء اور ایمان لانے والے کلیتہً پاک ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ (یوسف آیت ۸۸) کہ صرف کافر ہی خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہوتے ہیں بات یہ ہے کہ عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ جب متیٰ کا لفظ بولیں تو اس سے مراد مایوسی نہیں ہوتی بلکہ تعیین کے لئے ایک درخواست ہوتی ہے اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ فلاں بات کے لئے ایک وقت مقرر فرما دیا جائے۔ ایسا ہی اس جگہ متیٰ نصر اللہ کے یہ معنے نہیں کہ

وہ مایوسی کا شکار ہو کر ایسا کہتے ہیں بلکہ درحقیقت ان الفاظ میں وہ یہ درخواست کرتے ہیں کہ الٰہی اس بات کی تعیین فرما دی جائے کہ وہ مدد کب آئے گی۔ گویا مزید اطمینان کے لئے وہ آنے والی نصرت کے وقت کی تعیین کروانا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد جلد نازل ہو۔ یہ دعا کا ایک موثر طریق ہے اور اس میں یہ ایک اشارہ مخفی ہے کہ ان پر اس قدر ابتلا آئے کہ وہ ہلا دیئے گئے۔ اور ان میں دعا کی تحریک پیدا ہو گئی۔ اور ابتلاؤں کی بڑی غرض بھی یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق مضبوط ہو۔ جب مومنوں کو دعا کی تحریک ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ آسمان سے اپنی نصرت نازل فرما دیتا ہے اور ان کے مصائب کا خاتمہ کر دیتا ہے"۔

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۴۶۷)

امراء اضلاع کی نہایت اہم ذمہ داری

امراء صاحبان اضلاع کی خدمت میں بطور یاد دہانی عرض ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے:-

(۱) کوئی شخص بھی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم ناظرہ نہ پڑھ سکتا ہو اور اس کے بعد اسے ترجمہ سکھایا جائے حتیٰ کہ ایک وقت ایسا آجائے کہ کوئی احمدی بھی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم کا ترجمہ نہ جانتا ہو"

۲۔ "کوئی جماعت ایسی نہیں رہنا چاہیئے کہ جہاں قرآن کریم پڑھانے کا انتظام نہ ہو۔ قرآن کریم ہماری زندگی اور ہماری روح ہے ہماری روحانی بقاء کا انحصار قرآن کریم پر ہے"

۳۔ "پس میں تمام امراء اضلاع کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے ضلع کی ہر جماعت میں قرآن کریم پڑھنے کا باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت انتظام کریں اور ہر دو ماہ کے بعد مجھے اس کی رپورٹ بھجوایا کریں"

(الفضل ۸ اپریل ۱۹۶۶ء)

امراء اضلاع سے درخواست ہے کہ تعلیم قرآن کریم کے بارے میں انہوں نے جو انتظام کر رکھا ہے اور جس پر وہ عمل پیرا ہیں۔ اس کی رپورٹ ہر دو ماہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور بھجوانی ضروری ہے۔ براہ کرم اس طرف توجہ فرمائیں۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری
(نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

٭ کراچی ۱۳ جولائی۔ صدر محمد ایوب خان نے مرکزی وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب کو کابینہ سے ریٹائر ہونے کی اجازت دے دی ہے مسٹر شعیب ۲۵ اگست کو وزیر خزانہ کے عہدہ سے سبکدوش ہو جائیں گے ان کی جگہ پاکستان کی صنعتی ترقیاتی سرمایہ کاری کارپوریشن کے سربراہ مسٹر این ایم عقیلی کو ملک کا وزیر خزانہ مقرر کیا گیا ہے وہ مسٹر شعیب کی سبکدوشی سے تقریباً ایک ماہ قبل مرکزی وزارت خزانہ کا چارج سنبھالیں گے۔

٭ ماسکو ۱۳ جولائی۔ روس کی حکومت نے شمالی ویٹ نام کی امداد کے سلسلہ میں معاہدہ وارسا کے سربراہوں کے مشترکہ اعلامیہ پر عمل درآمد کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ معاہدہ وارسا کے سربراہوں کا اجلاس گزشتہ ہفتے رومانیہ میں ہوا تھا۔ اور اس میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ اگر ضرورت محسوس کی گئی تو روس اور دیگر کمیونسٹ ممالک امریکی فوجوں سے مقابلہ کے لئے رضاکار ویٹ نام بھیجیں گے ماسکو ریڈیو کی اطلاع کے مطابق روس نے آج پھر شمالی ویٹ نام کو یقین دلایا ہے کہ وہ جارحیت کے مقابلے کے لئے حریت پسندوں کی ہر ممکن امداد کرے گا۔ ریڈیو نے بتایا کہ اس سلسلہ میں معاہدہ وارسا کے سربراہوں کے مشترکہ اعلامیہ پر عمل درآمد کے لئے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

٭ واشنگٹن ۱۳ جولائی۔ امریکہ کے وزیر دفاع مسٹر میکنامارا نے کہا ہے کہ امریکہ روس یا چین کی دھمکیوں میں آکر شمالی ویٹ نام پر بمباری بند نہیں کرے گا انہوں نے اعلان کیا کہ شمالی ویٹ نام کو شکست دینے کے لئے ویٹ نام میں لڑنے والی فوجوں کو ہر طرح کا اسلحہ اور گولہ بارود مہیا کیا جائے گا۔

٭ ہنوئی ۱۳ جولائی۔ ہنوئی اور ہائی پھونگ کے درمیان سفر کرنے والے کمیونسٹ ممالک کے سفارتی نمائندوں نے کہا ہے کہ ان دونوں بڑے شہروں کے درمیان سڑک کا رابطہ بدستور قائم ہے اور امریکی طیاروں کی بمباری سے اس رابطے کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔